عصر حاضر میں خاندان کو درپیش معاشرتی مسائل اسلامی تعلیمات کے تناظر میں ان کا حل

ڈاکٹر ام سلمیٰ* ڈاکٹر ثمینہ سعدیہ**

خلاصہ:

خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی یونٹ ہے جو مرد اور عورت کے درمیان رشتہ ازدواج سے وجود میں آتا ہے، معاشرے کی ترقی و نشو نما کا انحصار جہاں خاندان پر ہے وہاں معاشرے کی تنزلی و انتشار کا انحصار بھی اسی خاندان پر ہے، کیونکہ خاندان ہی معاشرے کی اساسی اکائی کی حیثیت رکھتا ہے، اور اسی سے معاشرے وجود میں آتے ہیں، جس خاندان کی اکائی مضبوط اور مستحکم ہو گی اس معاشرے کی اقدار روایات مستحکم ہوں گے، خاندان کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کا ایک مکمل شعبہ جو اسلام کے عائلی نظام سے موسوم ہے اس مقصد کے لئے وجود میں لایا گیا، قرآنی تعلیمات اور اسوہ رسول ﷺ نے خاندان کو انتشار سے بچانے کے لئے اور اسے استحکام بخشنے کے لئے باہمی حقوق و فرائض کا ایک سلسلہ قائم کر رکھا ہے، جس پر عمل پیرا ہو کر انفرادیت پسندی، عدم اعتماد، پریشانی اور انتشار جیسے معاشرتی امراض کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے، اسلام فرد اور جماعت کے تعلق میں جس توازن و اعتدال کا علمبردار ہے اس کا تقاضا ہے کہ خاندان کی حیثیت ایک اجتماعی اکائی کے طور پر قائم رہے تاکہ اجتماعی تربیت کا ابتدائی مرکز وسیع تر اجتماعی شعور اور فلاح کے لئے موثر کام کرے۔ یہ مقالہ اسی اہمیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے اس میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ ان تمام اسباب و عوامل کو تفصیل سے بیان کیا جائے جو خاندانی استحکام کو سبوتاژ کرتے ہیں۔

کلیدی الفاظ: فرد، خاندان، سماجی نظام، اخلاق، پرورش

* لیکچرار (وزیٹنگ) شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور

** اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زید اسلامک سنٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور

تمہید:

اس کرہ ارض پر ہر دور میں انسان نے معاشرت پسندی کے حوالے سے اجتماعی زندگی بسر کی۔اس ضمن میں جس معاشرتی ادارے کو بنیادی اہمیت حاصل رہی وہ خاندان ہے۔لغت عربی میں مادہ "عول" کے ذیل میں "عائلة" مصدر سے خاندان کا مفہوم واضح کیا گیا ہے مثلا عربی زبان میں سربراہ خاندان کے لئے "عیال الرجل" کی اصطلاح مستعمل ہے۔لسان العرب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وعيال الرجل وعيله الذين يتكفل بهم وقد يكون العيل واحد اوالجمع عالة [1]

آدمی کے عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی وہ کفالت کرتا ہے، عیل واحد ہے اور اس کی جمع عالۃ ہے

عال عياله يعولهم اذا كفاله معاشهم ،وقال غيره ،اذا قات تهم ،وقيل قام بما يحاجون اليه من قوت وكسوة وغيرهما [2]

"عیال اسے کہا جاتا ہے جس کی معاشی طور پر کفالت کی جائے اور بعض نے کہا ہے کہ جب وہ ان کا خرچ اٹھائے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کھانے پینے اور لباس کے لئے اس کے محتاج ہوتے ہیں "یعنی وہ شخص جو اپنے کنبے کی کفالت کا فریضہ سر انجام دیتا ہے وہ عیال الرجال کی تعریف کے ضمن میں آتا ہے،جو شخص کھانے اور لباس کی ضروریات کی کفالت کرتا ہو۔

الاسراة اقارب الرجل من قبل ابيه [3] اهلة زوجته وقالا يعنى صاحبى ابى حنفية كل من فى عياله نفقته غير ممالكيه "لقو له تعالىٰ (فنجيناه واهله اجمعين) [4]

ابو جعفر نحاس کے نزدیک خاندان سے مراد آدمی کے وہ رشتہ دار ہیں جو اس کے باپ کی طرف سے اور بیوی کے گھر کے لوگ ہوں اور صاحبین کے نزدیک خاندان سے مراد وہ

---

[1]: ابن منظور ،جمال الدين اصمعى محمّد بن مكرم ابو الفضل ،الافريقى المصرى ،لسان العرب ،بذيل ماده عول، بيروت دار صار الطبعة السادسة ،١٩٩٧ء، ٧٨٥/١١

[2]: ایضا،حوالہ مذکورہ،٤٨٦/١١

[3]: الزبيدى ،حمد مرتضى ،تاج العروس ،دارالفكر ،بيروت ٣، ١٣/١٩٩٤ ،موسوعة الفقيهه،٢٢٣/٤

[4]: الدرر المختار شرح تنوير الابصار فى الفقه الحنفى مع حاشيه ابن عابدين ،دارالفكر ،بيروت ،الطبعة الثانيه، ١٣٨٦ھ،٤٥٢/٥،الشعراء :٢٦

لوگ ہیں جن پر وہ خرچ کرتا ہو اور وہ اس کے غلاموں میں سے نہ ہوں۔ وہ اللہ کے اس قول کو دلیل بناتے ہیں "پس ہم نے اسے اور اس کے ذ سب گھر والوں کو بچالیا۔

قرآن حکیم اور حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں قرآن پاک میں خاندان کا ذکر بار بار آتا ہے:

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ[1]

اور جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ[2]

پس جب وہ اس کے پاس داخل ہوئے تو کہنے لگے اے عزت والے ہمیں اور ہمارے خاندان کو سخت مصیبت پہنچی ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ[3]

اور ہم نے اسے اس کے اہل و عیال اور ان کے ساتھ اتنے ہی مزید اپنی خاص رحمت عطا کی اور یہ عقل رکھنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے۔

خاندان اور اس سے متعلقہ اصطلاحات کی جو تعریفات درج ذیل ہیں وہ بین الاقوامی مقالہ جات اور اقوام متحدہ کے اجلاس کی دستاویزات کے مطابق کچھ یوں بیان کئے گئے ہیں:

خاندان معاشرے کی ایک فطری اور بنیادی اکائی ہے جو وسیع پیمانے پر ممکنہ تحفظ اور مدد و تعاون کا مستحق ہے۔[4]

Oxford advanced learners Dictionnery :Family :Group of parents and children ,All those who persons decended from common ancestor,group of living things or of language with commonCharacteristics and a common source[5]

---

[1]: یوسف ١٢ :٤

[2]: یوسف ١٢ :٨٨

[3]: ص ٣٨، ٤٣

[4]: Universal Declaration of Human Right Artical16-3

[5]: Oxford Advance learner Ditionary,oxford university press,1987,p510

بچپن سے لے کر بلوغت کی عمر میں پہنچنے تک بچوں کی پرورش، نشو نما اور تحفظ، خاندان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ [1]

شخصیت کی بھرپور اور متوازن نشو نما کی خاطر، بچوں کی پرورش ایک ایسے خاندانی ماحول میں ہونی چاہئے، جہاں اس کے لئے خوشی محبت اور باہمی تعلقات، افہام و تفہیم موجود ہو ۔ [2]

خاندانی اقدار کے سلسلے میں اپنے آپ سے عہد کرتے ہیں کہ بچوں کی نگہداشت، دیکھ بھال، نشو نما اور تعلیم کے سلسلے میں خاندان کے کردار کو تسلیم کریں اور اس ضمن میں تہذیبی، مذہبی اور سماجی پہلوؤں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آزادی، وقار، اور ذاتی طور پر اپنائے جانے والی اقدار کے علاوہ اخلاقی اور تہذیبی اقدار کو مد نظر رکھیں۔ [3]

اسلام دین فطرت ہے اور قرآن وسنت انسانی فطرت میں ودیعت کئے ہوئے عقائد، افکار و نظریات، اعمال واخلاق اور عادت واطوار کی تفصیل و تشریح ہیں۔

وَهُوَ نِكَاحُ مَنْ قَامَ بِهِ الْوَصْفُ الْمُنَافِي لِلْإِيمَانِ، وَهُوَ الْإِشْرَاكُ الْمُوجِبُ لِلتَّنَافُرِ وَالتَّبَاعُدِ. وَالنِّكَاحُ مُوجِبٌ لِلْخِلْطَةِ وَالْمَوَدَّةِ قَالَ تَعَالَى: وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً [4]

یعنی: نکاح ملاپ اور محبت کا باعث بنتا ہے اور شرک کرنا لڑائی جھگڑے اور دوری کا باعث بنتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کو رکھ دیا اور نکاح کے لئے ایمان کو ضروری شرط قرار دیا۔

خاندان کی اہمیت اور اسلامی تعلیمات:

اسلام نے خاندان کی اکائی کی بطریق احسن تشکیل پر زور دیا ہے، خاندان جو میاں اور بیوی کے عزیز واقارب سے تشکیل پاتا ہے۔ یہی بیوی ماں کے مرتبہ جلیلہ پر فائز ہوتی ہے تو اولاد کی جنت قرار پاتی ہے، میاں

---

[1]: Convenant on the Rights of the child and pre ambel , Universal Declaration of Human Raghts

[2]: Universal Declaration of Human Raghts ,Article,25-3

[3]: Universal Declaration of Human Right ,Article26-3, , Universal Declaration of Human Raghts ,Article,25-6

[4]: ابو حیان محمد بن یوسف بن علي بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسي ،البحر المحیط في التفسیر البحر المحیط في،دارلفکر البیروت ،۱۴۲۰ھ ،ص

اور بیوی جب ماں باپ بنتے ہیں تو اولاد کی ہمہ جہت ذمہ داریاں ان کے کندھوں کو جھکا دیتی ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے خالق نے پہلے سے ان کے لئے ہدایات کا انتظام کرر کھاہے۔

"اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک خاندان اگرچہ ایک مرد اور عورت کے نکاح کے عقد اور بندھن اور ان کے بچوں سے وجود میں آتا ہے لیکن اس میں شوہر کے والدین اور خونی رشتے کے عزیز بھی شامل ہو کر ایک وسیع خاندان کو تشکیل دیتے ہیں۔ پھر اسلامی شریعت کے خصائص میں سے ہے کہ اسلام نسب و نسل کی حفاظت کو شریعت اسلامیہ کے عمومی مقاصد میں سے شمار کرتا ہے"۔ [1]

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ [2]

اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔

انسان کے لئے جوڑے کی تخلیق باعث اطمینان اور وجہ سکون ہے۔اسلام دین فطرت ہے اس نے اس خطہ اراضی پر اس کی ہر فطری ضرورت کا اہتمام کرتے ہوئے اس کو خوبصورت ساتھ عطا کیا تاکہ وہ زندگی کی خوشیوں میں شریک ہو اور پریشانیوں میں معاون بنے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ [3]

اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری جنس میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون واطمینان پاؤ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان محبت اور نرم دلی کو قائم کر دیا اور اس میں یقینا غور و فکر سے کام لینے والوں کے لئے (قدرت کی نشانیاں ہیں)۔

اسلام نے اس مودت اور رحمت کو بہت ہی خوبصورت انداز میں قرآن میں بیان فرمادیا :

هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ [4]

وہ عورتیں تمہارے لئے اور تم ان کے لئے لباس ہو۔

---

[1]: خالد رحمن، سلیم منصور، عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈی، اسلام آباد، ٢٠٠٧ء، ص ٤٧

[2]: البقرہ٢: ٣٥

[3]: الروم٣٠: ٢١

[4]: البقرہ٢: ١٨٧

اس آیت میں زوجین کو لباس کہا گیا ہے لباس وہ چیز ہے جو انسان کے جسم سے متصل رہتی ہے اور اس کی پردہ پوشی کرتی ہے اور اس کو خارجی فضا کے مضر اثرات سے بچاتی ہے۔ یہ تعلق نفسیاتی تسکین اور اخلاقی تحفظ اور انسانی داعیات کی تکمیل کے ساتھ ساتھ نسل انسانی کے تحفظ اور بقا کا باعث بنتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا[1]

"اے لوگو پروردگار سے جس نے تمھیں نفس واحدہ سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنادیا اور ان میں دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے۔ اس اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا۔"

جامع بیان القرآن میں اس آیت کی یوں تفسیر کی گئی ہے :

ومنبِّهَم بذلك على أن جميعهم بنو رجل واحد وأم واحدة،وأن بعضهم من بعض، وأن حق بعضهم على بعض واجبٌ وجوبَ حق الأخ على أخيه، لاجتماعهم في النسب إلى أب واحد وأم واحدة، وأن الذي يلزمهم من رعاية بعضهم حق بعض، وإن بَعُدَ التلاقي في النسب إلى الأب الجامع بينهم، مثل الذي يلزمهم من ذلك في النسب[2]

یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سب کے سب لوگ ایک مرد اور عورت (آدم وحوا) کی اولاد ہیں اور ان کے ایک دوسرے پر حقوق واجب ہیں چنانچہ بھائی کا اپنے بھائی پر حق واجب ہے، اور بے شک یہ سب نسب میں ایک باپ اور ایک ماں کی طرف منسوب ہیں چنانچہ نسب کی وجہ سے ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت رکھنا لازم قرار دیا گیا ہے -

اسلام میں بقاء نسل انسانی کے لئے شادی کا حکم دیا اور اس کی حفاظت کے لئے حسب اور نسب کو اختلاط سے محفوظ رکھنے کے لئے زنا کو حرام قرار دیا فرمایا:

---

[1]: النساء۴: ۱

[2]: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: ۳۱۰ھ) جامع البيان في تأويل القرآن –ومؤسسة الرسالة الأولى، ۱۴۲۰ ھ – ۲۰۰۰–ص ۴۸۰

وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ[1]

اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کر رواور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں نکاح کر دیا کرو، اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت والا اور جاننے والا ہے۔

اس بات کی تلقین کی گئی ہے کہ تمام انسانوں کی اصل ایک ہے انھیں مل جل کر رہنا ہے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ[2]

لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمھاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کی بقا اور افزائش نسل کے لئے جانداروں کے جوڑے تخلیق کئے۔

فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ[3]

اس نے تمہاری اپنی جنس سے تمھارے لئے جوڑے پیدا کئے اور اسی طرح جانوروں میں بھی (انہی کے ہم جنس) جوڑے بنائے اور وہ تمہاری نسلیں پھیلاتا ہے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يا معاشر قريش ان الله قد اذهب عنكم نخواة الجاهلية وتعظيمها بالاباء، الناس من آدم وآد م من تراب[4]

---

[1]: النور:۳۲

[2]: الحجرات:۴۹۔۱۳

[3]: الشوریٰ:۴۲،۱۱

[4]: ابن هشام :السيرة النبويه ،۴/۴۰۔مطبعه مصطفیٰ البابی ،مصر ،س ن،ص۹۵

اے گروہ قریش اللہ نے تم سے جاہلیت کے غرور اور س پر فخر کرنے کو دور کردیا ہے، لوگ آدم سے ہیں اور آدم مٹی سے تھے۔

خاندان کے استحکام کی بنیادیں:

میاں بیوی کے حقوق کے تعین سے ماں باپ اور اولاد کے مابین تعلقات بنتے ہیں۔رشتہ داروں کے حقوق،پڑوسیوں کے حقوق مزید مرد اور عورت خاندان کی بنیاد رکھتے ہیں ان میں مرد کو قوامیت کے عہدے پر فائز کیا گیا بیوی کو داخلی اور خارجی تحفظ دے دیا گیا۔قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا[1]

اور اگر تمھیں ان میں نااتفاقی کا ڈر ہو تو ایک ثالث مرد کے خاندان سے اور ایک ثالث عورت کے خاندان سے مقرر کردو اگر وہ دونوں صلح کرنا چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا فرمادیں گے۔

خاندان کی اکائی تنہا معاشرے میں مثبت کردار ادا نہیں کرسکتی۔خالق رب کریم نے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ میل جول، حسن سلوک اور ادائیگی حقوق پر ہدایات دینے کے ساتھ ساتھ غیر رشتہ دار ہمسایوں اور محلہ داروں کے حقوق کی بھی ہدایات سے نوازا ہے۔قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ میں خاندان کے ادارے کے استحکام کے لئے حقوق وفرائض کا تعین، میراث کے قانون کا نظام اور ترغیبات دی گئی ہیں۔

مستحکم خاندان کی ابتداء:

خاندان کی بنیاد ایک گھر ہے اور ایک گھر کی بنیاد نکاح کے بندھن پر رکھی جاتی ہے۔اس مسنونہ خطبہ نکاح میں قرآن مجید کی تین آیات کا انتخاب خود نبی ﷺ نے فرمایا یہ آیات پورے خاندان کے استحکام اور مضبوطی کی بنیادیں فراہم کرتی ہیں۔ان آیات میں کون سا پیغام ہے؟اس کو جاننا ضروری ہے

خطبہ نکاح کی پہلی آیت:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا[1]

[1]: النساء:۴، ۳۴

اے لوگو: اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اسی کی جنس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور ڈرو اس اللہ سے جس کے واسطے سے تم باہم دگر طالب مدد ہوتے ہو اور ڈرو قطع رحمی سے بے شک اللہ تعالیٰ نگرانی کر رہا ہے۔

اس بزم حیات میں انسانوں کی آمد کا ایک ذریعہ مرد ہے تو دوسرا عورت۔ اس لئے عورت کو کمتر سمجھ کر اس کے حقوق کو پامال نہ کیا جائے۔ رحم کا رشتہ انتہائی اہم اور مقدس رشتہ ہے اس کی اہمیت اور تقدس کا پاس ولحاظ ہمیشہ رہنا چاہیئے۔

خطبہ نکاح کی دوسری آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ[۲]

اے ایمان والو: اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اسلام پر رہو۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو: آگے کے مراحل میں تمہارے لئے بڑے بڑے امتحانات ہیں (نئی زندگی کی ذمہ داریاں، بیوی، اولاد، والدین کی ذمہ داریاں اور دیگر معاشرتی ذمہ داریاں، ان تمام امتحانات سے خیر وخوبی گذرنا اور زندگی کی آخری سانس تک تمام نشیب وفراز بخوبی پار کرنا ہیں ورنہ یاد رکھو کہ اللہ کی گرفت سے تمھیں کوئی نہیں بچا سکتا۔

خطبہ نکاح کی تیسری آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا[۳]

اے ایمان والو: اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو تو اللہ تمہارے اعمال سدھارے گا اور تمھارے گناہوں کو بخشے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہیں گے تو انہوں نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

---

[۱]: النساء:۴،۱

[۲]: آل عمران:۱۰۲،۳

[۳]: الاحزاب:۳۳،۷۱،۷۰

اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ زبان کی حفاظت کی تلقین کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اجتماعی زندگی کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ان کی تکمیل لازم ہے نرم گفتاری اور خوش کلامی مہر و محبت کو پروان چڑھاتی ہے۔دلوں میں ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔لغزشوں سے صرف نظر کی راہ سجھاتی ہے۔ماحول میں شرینی گھولتی ہے۔درج بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک نئے خاندان کی بنیاد ڈالنے کے لئے پہلے ہی ہدایات ذہن نشین کروادیں ہیں۔

نسل انسانی کی بقا:

نسل انسانی کی بقا کی ذمہ داری اسلام نے انسان پر عائد کی ہے اپنے اپنے کردار ادا کرنے کے لئے مرد و عورت اور بچے تمام اس ضمن میں اہم کردار کے حامل ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا [1]

اے لوگو! پروردگار سے جس نے تمھیں نفس واحدہ سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنادیا اور ان میں دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے،اس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو،یقین جانو اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

عفت و عصمت کی حفاظت:

جنسی لحاظ سے مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی طرف مائل ہونا فطری عمل ہے۔اسلام ناجائز تعلقات کا مخالف ہے۔شادی کے ذریعے ان تعلقات کو جائز طور پر نبھا سکتے ہیں اور اس طرح زندگی میں توازن بھی قائم رکھا جاسکتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ [2]

---

[1]: النساء:۴،۱

[2]: النساء:۴،۲۵

اور ان عورتوں کے سوااور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں اس طرح تم اپنے مالوں کے ذریعے ان سے نکاح کرو بشرطیکہ (نکاح) سے مقصود عفت قائم رکھنا ہو نہ کہ شہوت رانی۔

صلہ رحمی:

وصل رحمه ای احسن الیٰ الاقربین الیه من النسب [1]

صلہ رحمی سے مراد ان رشتوں داروں سے اچھا سلوک کرنا ہے جو نسب کی وجہ سے قریب ہیں۔

صلہ رحمی کے معنی ہیں رشتوں کو جوڑنا۔

امام بقاعی کے بقول صلہ رحمی کا جو عظیم مقام اللہ کے نزدیک ہے اسی لیے اس نے اسے اپنے نام کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔[2]

"قرآن میں صلہ رحمی کی تاکید کی گئی ہے اور قطع رحمی کی شدید مذمت، ملت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے۔"[3]

ذوالارحام اور صلہ رحمی کے مختلف درجات ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ مقام والدین کا ہے۔ والدین کے بعد صلہ رحمی میں حسب قرابت دیگر رشتہ داروں کے مراتب ہیں:

وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا [4]

اور تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید تمام انسانیت کو کی گئی۔ والدین کے بعد ذوالقرباء کا تذکرہ آتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1]: المنجد،،دارالمشرق ،بیروت ،۱۹۷۵ء،ص۲۵۳

[2]: البقاعی ،برهان الدین ابوالحسن ابراهیم بن عمر ،نظم الدررفی تناسب الآیات والسور ،المکتبه التجارية، لمصطفیٰ احمد باز ،مکة المکرمه ،۱۹۹۲ء ،۱۷۶/۵

[3]: القرطبی ،ابوعبدالله محمّد بن احمد ،الجامع لاحکام القرآن ،داراحیاء التراث العربی ،۱۹۸۵ء،۲/۵

[4]: اسراء:۱۷،۲۳

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ[1]

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں گے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بھلا سلوک کریں گے اور یتامیٰ و مساکین کے ساتھ۔

والدین کے بعد حسن سلوک کے مستحق رشتہ دار ہیں۔ اگر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھا جائے گا تو ہی معاشرہ امن کا گھوارہ اور فلاحی معاشرہ کہلائے گا۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی موت میں تاخیر اور عمر میں اضافہ تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔[2]

صلہ رحمی پر مبنی اسلامی، خاندانی نظام ایک ایسا اجتماعی نظام ہے جو مغربی تہذیب کے خاندانی مسائل سے نجات عطا کرتا ہے۔ معاشرے کو بہت سی ایسی خرابیوں سے بچاتا ہے جن میں آج مغربی معاشرہ مبتلا ہے وہاں پر ماں باپ کو بوڑھا ہونے پر اولڈ ہوم میں چھوڑ آتے ہیں جب کے قرآن میں کہا گیا:

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا، وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا[3]

جب وہ بڑھاپے تک پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو بلکہ ان کے لئے محبت اور شفقت کے ساتھ جھکے رہو اور ان کے لئے دعا گو رہو۔ اے اللہ! ان پر اس طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے ہم پر بچپن میں رحم کیا۔

"اسلامی معاشرے میں ایک مثالی خاندان کی تصویر، اس میں ماں باپ کی عزت اور وقار ایسا ہی ہونا چاہئے اس کے بعد باقی رشتوں کے ساتھ حسن سلوک کی باری آتی ہے۔"[4]

---

[1]: البقرہ، ۲:۸۳

[2]: الدمیاطی ،المتبحر الرابح،فی چواب العمل الصالح ،مکتبه النه الحدیثیه ،مکة المکرمه ۱۹۸۶ء،ص۵۲

[3]: الاسراء:۲۴،۱۷

[4]: اصلاحی عبدالعظیم ،صلہ رحمی اور خاندان کی شیرازہ بندی،ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ ۲۰۱۰ء ص ۸۵

آپ ﷺ نے والدین کی خدمت کی بار بار تاکید کی اور اس سے روگردانی کرنے والے کے لئے سزا کی وعید بھی بتائی:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جو بوڑھے ماں باپ سے جنت حاصل نہ کرسکے۔(ان کی خدمت کرکے)"[1]

اخلاقی اقدار کی ترویج:

نیک تمناؤں اور دعاؤں کے طفیل میں جو اولاد وجود میں آئے گی وہ لازماً خاندانی اور معاشرتی اقدار کو استحکام بخشے گی قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا[2]

"جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔"

ظاہر ہے ایسی نیک تمناؤں اور دعاؤں کے طفیل میں جو اولاد وجود میں آئے گی وہ لازماً خاندانی اور معاشرتی اقدار کو استحکام بخشے گی۔ صالحیت کی تمنا کرنے والے والدین کو اسی نہج پر تربیت کرنے کے لئے مکلف کیا گیا۔ مقصد ہے کہ اولاد کو نیک وسعادت مند بنانے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اس کی نیکی وسعادت مندی کی دعا بھی مانگتے رہنا چاہیئے تا کہ ظاہر و باطن کا حسن صورت و سیرت کی خوبیاں ان میں پیدا ہوں۔[3]

جو خاندان اور معاشرہ کو صحیح خطوط پر آگے بڑھا سکے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

والدین اپنی اولاد کو حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دے سکتے۔[4]

بچوں کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا، ان کے طبعی رجحانات کو صحیح رخ پر ڈالنا اور انہیں ذہنی، جسمانی عملی اور اخلاقی اعتبار سے بتدریج اس لائق بنانا کہ وہ اللہ کے شکر گذار بندے بن کر

---

[1]: مسلم،الجامع الصحیح ،کتاب البر ۳۱۲/۴

[2]: الفرقان:۲۵،۷۴

[3]: شبلی نعمانی ،سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،مکتبہ تعمیر انسانیت ،لاہور ،۱۹۷۵ء،ص۲۱۸

[4]: ابن ماجه ،کتاب ابواب الاداب ،ترمذی ،ابواب البرالصلة با ماجاء فی اداب الوالد

رہیں۔ کائنات میں اس کے مطابق تصرف کریں، نیز انفرادی عائلی اور اجتماعی حیثیت سے جو ان پر ذمہ داریاں ان کے خالق ومالک کی طرف سے عائد ہوتی ہیں ان سے کماحقہ عہدہ برآ ہو سکیں۔ [1]

خاندان— افرادی قوت کا تسلسل:

اسلامی معاشرے میں اصل قیمت اس مقصد اور نصب العین کی ہے جس کے لئے خاندان کی یہ بنیادی اکائی استوار ہوتی ہے اور اس کے ساتھ نوع انسانی کے تسلسل کی خصوصیت پروان چڑھتی ہے۔ یہ وہ بنیادی ذمہ داری اور فریضہ ہے جو خاندان کا ادارہ صدیوں سے سرانجام دے رہا ہے۔ اسلامی معاشرہ میں اس وظیفہ حیات کی تکمیل کو شرم وحیاء پاکیزگی اور تقدیس کی فضا میں پروان چڑھایا گیا۔

سماجی اور معاشی تحفظ اور امداد باہمی کا سب سے اہم ذریعہ:

اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے خاندان کے افراد کے درمیان ایک دوسرے کے حوالے سے اور حکومتی افراد کے درمیان نان ونفقہ کی ذمہ داری کا ایک ٹھوس نظام رکھا ہے:

اسلام میں نظام امداد باہمی کے ایک اہم حصے کی حیثیت رکھتا ہے اور دونوں مل کر غریب وناتوں اور معذور لوگوں کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ [2]

معاشرتی اقدار اور خاندان کا ارتقاء:

شادی کے ذریعے سے مختلف خاندانوں اور قبیلوں کے درمیان آپس میں تعلقات استوار ہوتے ہیں کیونکہ (دو خاندانوں یا قبیلوں) کے درمیان ہونے والی شادی آپس میں دوستی کو فروغ دیتی ہے۔

جذبہ ایثار اور قربانی کو پروان چڑھانا :

یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ شادی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے، اور زندگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشش کرنے کا حوصلہ دیتی ہے اس سے انسان کے اندر اپنے بیوی بچوں، والدین اور دوسرے لوگوں کے لئے ایثار وقربانی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

خاندانی نظام اور اسوہ حسنہ ﷺ:

سماجی زندگی دوسرے انسانوں کے ساتھ سلوک، برتاؤ اور رویہ سے تشکیل پاتی ہے۔ لوگوں سے خوشگواری اور خندہ پیشانی سے ملنا مسکرا کر ملنا ان سے شیریں کلام کرنا مہذب زندگی کی علامت ہے۔ رسول ﷺ کی عوامی اور سماجی زندگی کا یہ خوشنما اصول ہے جسے آپ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

---

[1]: افضل حسین، فن تعلیم وتربیت، مرکز جماعت اسلامی ہند، دہلی، ۱۹۶۳ء ص ۳۵

[2]: احمد العسال، ڈاکٹر، اسلام کا خاندانی نظام، ی نیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی، اسلام آباد، س ن، ص ۴۴۲

خیر کم خیر کم لاھلیٰ ،وانا خیر کم لاھلی[1]

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہو اور میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہوں۔

اللہ تبارک تعالیٰ نے بنی ﷺ کو انسانوں کے لئے کامل رہنماء بنا کر بھیجا اور انسانوں پر پر ان کی راہنمائی اور اتباع کو لازم قرار دیا۔

لقد کان لکم فی رسول الله اسوه حسنه[2]

بے شک تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ تبارک وتعالیٰ کو یاد کرے۔

النکاح من سنتی فمن لم یعمل بسنتی فلیس منی[3]

نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا وہ مجھ میں سے نہیں۔

واذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق الله فی ما بقی[4]

جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اپنے دین کی تکمیل کر لیتا ہے لہذا اسے چاہیے کہ اپنے آدھے دین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

یا معاشر الشباب من استطاع منکم الباء ۃ فلیتزوج فاءنه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فا نه له وجاء[5]

اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شادی کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ضروری شادی کرے شادی نظر کو خوب جھکانے والی اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور

---

[1]: الجامع للترمذی ،ابواب البر والصله،باب فضل ازواج النبی ﷺ (ح ۳۸۹۵)

[2]: الاحزاب ۳۳،۲۱

[3]: ابن ماجه ،ابو عبدالله بن یزید القزوینی :سنن ابن ماجه ،دارلافکر ،بیروت ،کتاب النکاح ،باب ما جاء فی فضل النکاح :۱۸۴۶

[4]: الھیثمی ،نور الدین علیٰ بن ابی بکر :مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ،تصویر دارلکتاب العربی ،بیروت ،الطبعة الثالثه ۱۴۰۲ھ:۱۷۸/۲

[5]: صحیح بخاری ،کتاب النکاح ،باب قول النبی ﷺ من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج لانه من لم یسطع الباۃ فلیصم :۱۹۰۵

جو شادی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے تو یہ روزے اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے۔

آپ ﷺ نے خاندان کے اندر عورتوں کو معزز مقام دیا تاکہ خاندان کی بنیادی اکائی کی معاشرتی حیثیت کو بلند کیا جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ: خدا نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا حرام قرار دیا ہے (بچیوں کو زندہ دفن کرنا)۔[1]

حدیث انس بن مالک؛ آپ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں تھے اور آپ کے ساتھ ایک حبشی غلام تھا انجشہ کہا جاتا تھا یہ غلام حدی گا کر اونٹوں کو تیز ہانک رہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی اے انجشہ! ذرا آہستہ چل آبگینوں کا خیال رکھ۔[2]

حدیث ابو هريره قال :جاء رجل الیٰ رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله من احق بحسن صحابتی، قال امک،قال ثم من، قال، امک،قال ثم من ،قال امک ،قال ثم من ،قال ثم ابوک"[3]

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، اس نے کہا اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں ، اس نے پھر دریافت کیا، اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری والدہ، اس نے پھر دریافت کیا؛ اس کے بعد کون زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا والد " رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت دیتے ہوئے آپ ﷺ نے صلہ رحمی کی تلقین فرمائی۔

حديث انس بن مالک ،قال :سمعت رسول الله ﷺ يقول ،من سرة ان يبسط له رزقه او ينسالة فی اثره فليصل رحمه"

[1]: صحیح بخاری کتاب الاداب وکتاب الاداب وکتاب فی الاستقراض وصحیح مسلم باب النبی ﷺ عن کثرة المسائل

[2]: اخرجه البخاری فی کتاب ۷۸،الاداب باب ۹۵ ماجا فی قول الرجل ويلک ،۱۵۰۱

[3]: اخرجه البخاری فی :۷۸،کتاب الاداب ۲،باب من احق الناس بحسن اصحبة

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا، جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے اس کے رزق میں فراخی ووسعت اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے[1] "لایدخل الجنۃ قاطع"[2] قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا نبی ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی حاضر ہوا کہنے لگا: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں لیکن ہم بچوں کو نہیں چومتے، یہ سن کر آپ نے فرمایا، اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم اور شفقت چھین لی ہے تو کیا میں پیدا کرنے پر قادر ہوں ؟[3] نبی ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق ان کی ازواج مطہرات نے یوں کی کہ آپ فرماتی ہیں : نبی ﷺ نے کبھی کسی خادم کو یا خاتون نہ مارا۔[4]

آپ ﷺ نے خاندان کو انتشار سے بچانے کے لئے اور اسے استحکام بخشنے کے لئے باہمی حقوق وفرائض کا ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ جس پر عمل پیرا ہو کر انفرادیت پسندی، عدم اعتماد، پریشانی اور انتشار جیسے معاشرتی امراض کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ میں خاندان کے جملہ عناصر ترکیبی مثلا والدین، ازواج مطہرات ، اولاد، اقربا اور غلاموں کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں۔[5]

نبی ﷺ نے صلہ رحمی کے ضمن میں فرمایا:

عن ابی ھریرہ قال :یا رسول اللہ ان لیٰ قرابۃ ا صلھم ویقطعو نی واحسن الیھم ویسیئون الیی واحلم عمھم ویجھلون علیٰ فقال ﷺ لئن کنت قلت فکا نماتسفھم المل ولا یزال معک من اللہ علیھم مادمت علیٰ ذلک[6]

---

[1]: اخرجہ البخاری فی ٣٤ ،کتاب البیوع ٣١،باب من احب البسط فی الرزق ١٦٥٧

[2]: المستدرک للحاکم :٤//١٥٣

[3]: اخرجہ البخاری فی کتاب٧٥ الاداب باب ١٨،رحمۃ الوالد وتقبیلہ ومعانقہ ،١٤٩٦

[4]: السنن لابی داؤد ،کتاب الاداب ،باب فی الحلم والاخاق النبی ﷺ،(ح ٤٧٧٤)

[5]: خالد علوی، ڈاکٹر، انسان کامل، فیصل ناشران، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۵۱۵

[6]: صحیح بخاری ،کتاب الاداب ،باب لیس الوصل بالمکانی :٥٩٩١

ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں ان سے احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا معاملہ کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر معاملہ تمہارے کہنے کے مطابق ہے تو جب تک تم ایسا کرتے رہو گے۔ تب تک ان کے خلاف اللہ کی طرف سے ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا۔

آپ کے متعلق آپ کے خادم حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ "میں نے دس سال آپ کی خدمت کی اور آپ ﷺ جیسا حسن اخلاق کا مالک کسی کو نہیں دیکھا۔ [1]

اسلامی معاشرت میں خاندان کے کردار کا جائزہ:

خاندان کی بنیادی اکائی تنہا بقائے نوع انسانی کی ذمہ داری کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی اہل ہے اور اسلامی تعلیمات کے تناظر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نسلی پاکیزگی اور رشتوں کی حرمت اور تقدس کو اسلام کی عائلی حکمتوں سے زیادہ کسی نے تحفظ نہیں دیا۔ یہ تمام حکمتیں دین فطرت کے بنیادی قوانین کی ہم آہنگی کی وجہ سے پروان چڑھنے اور پایہ تکمیل تک پہنچنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

قال رسول ﷺ من اراد ان یلقی اللہ طاہر ا مطاہر فلیتزوج [2]

یہ تمام حکمتیں دین فطرت کے بنیادی قوانین میں ہم آہنگی سے پروان چڑھتی ہیں اور پایہ تکمیل تک پہنچنے میں مددگار ہوتی ہیں۔

"اذا آتاکم من ترضون خلقه ودیته فزوجوه الا تفعلواتکن فتنة فی الارض وفساد عریض" [3]

جب تمھارے پاس کوئی رشتہ آئے جس کا دین اور اخلاق تمھیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر لو اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔

---

[1]: السنن لابی داؤد ،کتاب الاداب ،باب فی الحلم واخلاق النبی ﷺ ۴۷۷۳

[2]: البخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابو عبداللہ ،الامام ،الجامع الصیحیح ،کتاب المغازی ،باب اذھمت طائفتان، الریاض :مکتبہ دارالسلام ،الطبیعۃ الثانیہ ،۱۹۹۹،رقم الحدیث ۴۰۵۲ ،ص۶۸۶

[3]: سنن ابن ماجہ ،ابواب النکاح ،باب الاکفاء ،رقم الحدیث ،۱۹۶۸،ص۲۸۱

ایک اچھے معاشرتی تمدن کے لئے ایسے افراد ضروری ہیں، جن کے اندر احساس ذمہ داری پایا جائے اور یہ نکاح ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ خاندان کی اہمیت یہ ہے کہ وہ نوع انسانی کے تسلسل کو قانونی اور اخلاقی تحفظ کی چھاؤں میں پروان چڑھاتا ہے۔ اس کے ساتھ تہذیب و تمدن کی صلاح و فلاح اور بقاوابستہ ہوتی ہے۔

قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم "تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ"[1]

اولاد حاصل کرنے کے لئے نکاح کرو پس میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

خاندانی نظام کا کردار اور فلاح معاشرہ:

خاندان افراد کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی کو کامیاب گزاریں؟

کسی معاشرے کے ادارے جتنے مضبوط ،واضح اور منضبط ہوں گے معاشرہ اتنا مضبوط ہو گا۔ ان کی وجہ سے معاشرے کو استحکام نصیب ہوتا ہے۔ انہی کے سبب معاشرتی نظام کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہی وہ ذرائع ہیں جن سے ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ ان اداروں کی ساخت فرد، ساز و سامان تنظیم اور عمل پر مشتمل ہوتی ہے۔[2]

ان اداروں کے اپنے اپنے دائرہ کار ہیں جن میں یہ ادارے کام کرتے ہیں۔ ان کے دائرہ کار کو یوں متعین کیا گیا ہے:

معاشرتی ہم آہنگی، افراد کا نظم وضبط ،معاشرتی احساس کی بیداری ، مقاصد کی تکمیل، حقوق وفرائض کا خیال رکھنا اور یہ تمام انسانی معاشروں کی مشترکہ میراث ہیں۔[3]

اسلامی معاشرت میں عمرانیات (معاشرتی علم) تسلسل کی پر حکمت نشاندہی، اولاد کی اہمیت اور معنویت میں اضافہ کرتی ہے۔

---

[1]: النسائی ،ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب ،اللامام ،سنن نسائی الصغریٰ ،کتاب النکاح ،باب کراھیة تزویج العقیم الریاض ،مکتبه دارلسلام ،الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۹ء،رقم الحدیث۳۲۲۴،۶/۱۶۵سنن ابن ماجه ،ابواب النکاح ،باب ما جا فی فضل

[2]: خالد علوی، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل ناشران لاہور، ۲۰۰۵ء، ص۶۸

[3]: اسلام کا معاشرتی نظام، ص۷۸

خاندان کا معاشرتی کردار:

خاندان کا ادارہ فعال اور مربوط اصول وضوابط کے نظام کے تحت اپنی منصبی عمرانیاتی ذمہ داریوں کو ادا کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خاندان کی اسی ضرورت واہمیت کی تکمیل میں، بیوی اور ماں کے اہم کردار کی نسبت فرمایا:

لا تزوجوا النساء لحسنهم فعسیٰ حسنهن ان یردیهن ولا تزوجوهن لاموالهن فعسیٰ اموالهن ان اتطغیهن ولکن تزوجوهن علیٰ الدین [1]

عورتوں سے ان کی خوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو شاید کہ ان کا حسن انہیں خراب کردے اور نہ ہی ان کے اموال کی وجہ سے شادی کرو، شاید ان کے اموال ان کو سرکش بنادیں۔ بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان سے شادی کرو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انما الدنیا متاع ،ولیس من متاع الدنیا شیء "افضل من المرآة الصالحة" ما استفاد الموءمن بعد تقویٰ الله الا من زوجة صالحة ،ان امرها اطاعته، وان نظر الیها سرته ،وان اقسم علیها ابرته، وان غاب عنها نصحة فی نفسها وماله [2]

بے شک دنیا متاع ہے اور دنیا کی متاع میں کوئی چیز نیک عورت سے زیادہ افضل نہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد جو چیز مومن کو فائدہ دیتی ہے وہ نیک بیوی ہے کہ جب وہ اسے حکم دے اسے بجالائے جب اس کی طرف نظر کرے تو وہ اسے خوش کردے اور جب اسے قسم دے تو اس کو پورا کرے۔ اس کی غیر موجودگی میں اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔

گویا دینداری کی خصوصیت ہی اس ادارہ کو تمام اچھے برے حالات میں اپنے فرائض کی ادائیگی پر مستعد رکھتی ہے۔ جس عمرانیاتی اعتبار سے اجتماعی ماحول پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ مطلوب، ممکن الحصول ہو جاتا ہے جو اسلامی تعلیمات کا منشاء ہے۔ خاندان کا اخلاقی کردار بنیادی اکائی کی حیثیت سے اس لئے

---

[1]: سنن ابن ماجه ،ابواب النکاح ،باب التزویج زات الدین ،رقم الحدیث،ص۲۶۶،۱۸۵۹

[2]: سنن ابن ماجه،ابواب النکاح ،باب افضل النساء ،رقم الحدیث ،۱۸۵۵-۱۸۵۷،ص۲۶۶

بھی اہم ہے کہ یہ نسلی اور خونی رشتوں پر مبنی ادارہ ہے، جس میں نئی نسل پروان چڑھتی ہے اور تربیت پاتی ہے۔

خاندان کا اخلاقی کردار:

زوجین کو والدین کی حیثیت سے اولاد کی پرورش، بیٹیوں اور بیٹوں میں عدم تفریق اور دونوں میں مساوی سلوک کی ذمہ داریاں پوری کرنے کا پابند بنایا گیا اور اس بات پر خصوصی توجہ دلائی گئی کہ بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کا رویہ اختیار کیا جائے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

من عال جار يتين حتىٰ تبلغا ،جاء يوم القيامة نانا وهوا ،وضم اصابعه[1]

من كانت لة جارية فعلمها فاحسن اليها ثم اعتقها وتزوجها كان له اجران [2]

من عال ثلاث بنات ،فادبهن وزوجهن واحسن اليهن، فله الجنته [3]

من كان له ثلاث بنات فصبر عليهن واطعمهن وسقاهن وكساهن من جدته، كن له حجابا من النار يوم القيامة [4]

ان مذکورہ بالا احادیث میں فرمایا گیا:

"جس شخص کو دو بیٹیوں سے نوازہ گیا اس نے ان کی اچھی پرورش کی، وہ روز قیامت میرے ساتھ یوں ہو گا آپ ﷺ نے دو انگلیوں کو ملا کر بتایا، صحابہ نے دریافت فرمایا کہ ایک بیٹی کی جس نے پرورش کی، تو آپ ﷺ نے اس کو بھی کہا اتنا ہی اجر ملے گا اور جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی انہیں آداب سکھائے ان کی شادی کی وہ بھی جنت کا

---

[1]: المسلم ،ابوالحسن ،مسلم بن الحجاج القشيرى ،صحيح مسلم ،كتاب البرو اصلة ،باب فضل الاحسان، الرياض مكتبه دارالسلام ،الطيعة الثانى ٢٠٠٠ء،رقم الحديث ١١٣٦،٦٦٩٥

[2]: البخارى ،الجامع الصحيح ،كتاب العتق باب فضل من ادب ،رقم الحديث ،٢،٢٥٤٤/١٤٠

[3]: ابو داؤد ،سليمان بن الا شعت بن اسحاق ،سنن ابى داؤد ،كتاب الادب ،باب فى فضل من عال، الرياض ،مكتبه دارالسلام ،اطبعة الاولىٰ ،١٩٩٩ء رقم الحديث ،٥١٤٦، ٥١٤٧،٣/٣٤٢

[4]: سنن ابن ماجه ،كتاب الادب ،باب بر الوالده،رقم الحديث ،٣٦٦٩،ص٥٢٦

حق دار ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی اس پر صبر کا مظاہرہ کیا اچھا کھلایا پلایا تو اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان حجاب قائم کر دیا جائے گا"۔

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم :الا ادلک علیٰ الصدقه؟ابنتک مردوة الیک ،لیس لها کاسب غیرک"

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کے ضمن میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر باپ کے گھر واپس آجائیں تو ان پر خرچ کرنا افضل ترین صدقہ ہے: گویا تربیت اولاد اور خصوصا بیٹیوں کی نگہداشت تعمیر شخصیت و کردار اور ان کی عائلی آباد کاری کو استحقاق جنت کا باعث قرار دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

ایک عورت میرے پاس آئی اور اس کے ہمراہ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا تو میں نے اسے وہی دے دی۔ پھر اس نے اسے اپنی بیٹیوں میں بانٹ دیا اور اس میں سے خود نہ کھایا۔ پھر اٹھ کر باہر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر آئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی ان بیٹیوں کی آزمایش میں ڈالا گیا اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو یہ عمل آگ میں رکاوٹ ثابت ہوگا۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹوں میں کسی قسم کا باہمی امتیاز بھی قائم نہیں فرمایا۔ اگر کسی نے اپنے ایک لڑکے کو عطیہ دیا اور دوسرے لڑکے یا لڑکیوں کو نہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ظلم قرار دیا:

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک کو ایک غلام ہبہ کیا اور چاہا کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائے۔ چنانچہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سب بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سوائے حق کے کسی پر گواہ نہیں بنتا۔[2]

[1]: بخاری، حدیث ۵۹۹۵، صحیح مسلم کتاب البر وصلة باب فضل الاحسان الی البنات

[2]: ابوداؤد، حدیث ۳۵۴۲

خاندان کا تربیتی کردار:

خاندان ایک تربیت گاہ کے طور پر بھی اہم ہے۔اس تناظر میں بچوں میں اسلامی اقدار، وعظ ونصیحت کے ساتھ ساتھ جسمانی اور عقلی تربیت کا بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔

اس سلسلہ میں اسوہ حسنہ کا وجود اس پہلو کے نمایاں آثار میں سے ہے جو بچے کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے اور وہ بچہ اس کی پیروی کرتا ہے اور اس کے طریقہ کار پر چلتا ہے۔لہذا اس کے سامنے نمونہ عمل صالح اور اچھا ہو گا تو اس کے باطن میں پوشیدہ صلاحیتیں متحرک اور اجاگر ہوں گی۔[1]

والدین کے اہم فرائض میں ہے کہ ان کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کریں تاکہ دنیا میں بھی باعزت زندگی گزار سکیں۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

یہ واضح حقیقت ہے کہ خاندان میں نئی نسل کی سیرت وکردار اور شخصیت کی تعمیر وتشکیل ہوتی ہے ان کی قابلیتوں اور صلاحیتوں کو نکھارنے اور پروان چڑھانے میں والدین کا کردار بڑا اہم ہوتا ہے،

حضور ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے: آپ نے ارشاد فرمایا کوئی باپ اپنے کسی بیٹے کو کوئی عطیہ اچھے ادب سکھانے سے بہتر نہیں دے سکتا[2]

اس تناظر میں خاندان معاشرہ کے تہذیبی وثقافتی ورثہ اور اقدار کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے عائلی زندگی معاشرے کا وہ پتھر ہے جس پر تہذیب وتمدن کی عمارت کھڑی ہوتی ہے رسول کریم ﷺ کا امتیازی کردار یہ ہے کہ آپ ﷺ نے امت میں یہ شعور دیا کہ اولاد کی تربیت صرف دنیاوی نقطہ نظر سے نہ کی جائے بلکہ یہ خیال بھی مد نظر رہے کہ اس کے ساتھ اخروی جوابدہی وابستہ ہے۔[3]

حضرت لقمان کی پوری تعلیمی اور تربیتی تقریر ہی قرآن نے نقل کر دی ہے اللہ تبارک تعالی کا ارشاد ہے:

---

[1]: جمعہ احمد خلیل، اولاد کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں، لاہور، بیت العلوم، ۲۰۰۳ء، ص ۱۳۰

[2]: ترمذی/ج۳، ص ۳۸۳، شعب الایمان/ج۲، ص ۲۵۶

[3]: تقی عثمانی، خاندانی حقوق وفرائض، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، ۱۴۲۷ھ، ص ۱۰۶

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ[1]

اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔۔۔

چنانچہ ادارہ خاندان میں والدین کے کردار کی اس اہمیت کے پیش نظر عمرانیات زندگی میں اس کی معنویت میں اضافہ ہو جاتا ہے اہل خانہ کی دیکھ بھال، ان کی کفالت، ان کی ضروریات کے لئے اخراجات ان کے جائز آرام و سکون کے لئے ایثار کا درس خاندان کے ادارے کی عظمت میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ[2]

آیۃ مذکورہ میں صاحب ایمان مرد اور صاحب ایمان عورتوں کی اس خصوصیت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ تمام اہل ایمان لوگ مل جل کر کام کرتے ہیں اور اس کے اثرات اجتماعی سطح تک پھیل جاتے ہیں جس کے نتیجے میں تہذیب و ثقافت کی اعلیٰ اقدار پروان چڑھتی ہیں اور وہ اساس مضبوط و مستحکم ہوتی ہے، جو روحانی تربیت کو فروغ دیتی ہے۔ خاندان میں پرورش پانے والی نئی نسل متوازن اور ایک مکمل شخصیت کے طور پر پروان چڑھتی ہے۔ نظم وضبط کی عادی ہوتی ہے۔ عورت کو چونکہ گھریلو زندگی کی منتظم بنایا گیا ہے، لہذا اس کا فرض ہے کہ خوش اسلوبی اور سلیقہ کے ساتھ خاندانی معاملات کو نبھائے۔

آپ ﷺ سے اچھی بیوی کی خوبیاں دریافت کی گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جس کو اس کا شوہر دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب حکم دے تو بجالائے۔[3]

عورت کے گھریلو فرائض کو واضح کیا گیا ہے "یہ فرائض عورت کے لئے مخصوص ہیں کہ وہ کھانے پینے اور لباس تیار کرنے کی خدمت سرانجام دے۔ شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔ بچوں کی تربیت کرے اور وہ تمام امور جو گھر سے متعلقہ ہوں انہیں بطریق احسن سرانجام دے"۔[1]

---

[1]: التحریم:۶۶،۶

[2]: التوبہ:۹،۷۱

[3]: ترمذی/ج۲،ص۳۵۷،رقم ۱۱۴۴،ابن ماجہ/رقم ۱۹۶۹(۱۳۳۳) نسائی

خاندان کا نفسیاتی کردار:

نبی کریم ﷺ نے بچوں کی اخلاقی تربیت کے حوالے سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی انتہائی اہمیت دی جو بہ ظاہر تو چھوٹی نظر آتی ہیں مگر مستقبل میں انسانی شخصیت و کردار پر ان کے بہت گہرے اور پائیدار اثرات دیکھنے میں آتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ بچوں کو سلام کی تلقین فرماتے تھے۔ روایت میں آتا ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت انسؓ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو سلام کرو، یہ تمھارے اور اہل خانہ دونوں کے لیے باعث برکت ہوگا[۲]۔ بچوں کے لیے تربیت کا یہ اصول بتایا گیا ہے:

''اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو، اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور ان کے بستر علیحدہ کردو۔''[۳]

خاندانی تربیت کے ذریعے ہی فرد کی شخصیت مکمل بنتی ہے۔

"اسی طرح انسان ترتیب سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا گیا، اسے کچھ صلاحیتیں اور توانائیاں عطا کی گئی ہیں جنہیں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے اندر بعض جذبات اور میلانات ودیعت کردیئے گئے ہیں، جن کی تسکین کا سامان کرنے پر وہ مجبور ہے۔ داعیات اور تقاضے دراصل اس کی بقاء اور ترقی کے ضامن ہیں، اسلام ایک ایسا حیات آفرین دستور العمل ہے، جو مقتضیات فطرت سے نبرد آزمائی نہیں سکھاتا بلکہ ان کے لئے صحیح سمت سفر متعین کرتا ہے۔"[4]

خاندان کے استحکام کو زوال کا شکار کرنے والے عناصر:

اسلام میں خاندان کے استحکام اور اس کی بقاء کے لئے مکمل ہدایات فراہم کرتا ہے، لیکن ان تمام ہدایات کے باوجود نظام کیوں کر غیر مستحکم ہو جاتا ہے؟

"زندگی کے اس شعبے میں جس قدر خرابیاں، نقائص اور بدمزگیاں پیدا ہوتی ہیں اس کی وجہ اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ شادی کرنے والا جوڑا اپنے ازدواجی تعلقات و معاملات

---

[۱]: شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغۃ، مترجم مولانا عبدالرحیم، الفیصل ناشران، لاہور ۲۰۰۳ء ص ۴/۵۰

[۲]: ترمذی، حدیث ۲۷۰۷

[۳]: ابوداؤد، حدیث ۴۹۵

[۴]: جلال الدین عمری، سید، اسلام کا عائلی نظام، الفیصل ناشران کتب، س ن، ص ۵۵، ۵۴

میں حضرت محمد ﷺ کے پیغام رحمت اور ان کے بتلائے ہوئے نقشوں سے مستغنی اور بے نیاز ہو کر اپنی ماری تاری چلانے لگتا ہے جس کے نتائج دونوں یا ایک کی زندگی کے لئے تباہ کن اور گھروں کی بربادی کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں۔"[1]

اسلام سے دوری کا ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی ہوا ہے کہ لوگوں نے اسلام کو محض چند عبادات تک ہی محدود کر لیا ہے باقی معاملات میں اسلام کو یکسر فراموش کر دیا ہے۔

دوسرے معاملات کی طرح شادی بیاہ جیسے اہم معاملے میں بھی اسلام کی تفصیلی تعلیمات موجود ہیں جن پر عمل کا نتیجہ ایک مضبوط خاندان کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ جبکہ ان اسلامی تعلیمات سے اعراض کی صورت میں نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ خاندان کے بکھرنے میں عرصہ نہیں لگتا۔[2]

There is an urgent need for education and training not only of girls and women ,but also of fathers and of all men, the worst enemy of the rights of women is not Islam but ignorance and illiteracy, to wich we may add the determining role of traditional prejudice.[3]

منیر احمد خلیلی کے مطابق: جو لوگ دینی و تبلیغی سر گرمیوں سے وابستہ ہوتے ہیں ان کے اپنے اخلاق و کردار اور عقائد کا ہلکا سا رنگ بھی اپنے خاندان پر نظر نہیں آتا وہ تحریکی سر گرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔[4]

خاندان کی اہمیت اور مقام میں کمی : افراد کا مل جل کر رہنا اور ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشی میں شریک ہونا، افراد کو سکون مہیا کرتا ہے۔ آج دور جدید میں ماڈرن کہلانے کے چکر میں خاندان کے افراد کی ایک دوسرے سے دوری اور عدم توجہی کے رویے نے اس ادارے کو کمزور کر دیا۔

مرد کا حاکمانہ رویہ: مرد کے حاکمانہ رویہ کی وجہ سے خاندان ایسے خاندان میں تبدیل ہو جاتا ہے جہاں پر میاں بیوی، بچوں اور دیگر رشتوں کے اندر ربط تعلق اور ہم آہنگی نہ ہو۔ خوشگواری کا فقدان ہو، خانگی فضا میں سر گرمی اور جوش نہ ہو۔ باہمی احترام و محبت ناپید اور شفقت و پیار سے خالی گھر ہو۔

---

[1]: محمد عمر، مسلمان خاوند اور مسلمان بیوی، معارف اسلامیہ، لاہور، س ن، ص ٦

[2]: شادیاں کیوں ناکام ہوتی ہیں؟ ماہنامہ بنات عائشہ کراچی، نومبر دسمبر، ۲۰۰۸ء، ص ۱۳۷

[3]: Islam,The west and the challenges of Modernity ,p54

[4]: خلیلی منیر احمد، عصر حاضر کی اسلامی تحریکیں، حسن البناء اکیڈمی راولپنڈی، ۲۰۰۴، ص ۲۴۵

"ایسے گھرانے جہاں پر مرد کا آمرانہ رویہ ہے اور وہ اپنی رائے اور اپنے فیصلوں سے اختلاف کو سنگین جرم سمجھتا ہے اور ایسے مجرم کو خواہ وہ اس کی بیوی ہو یا بیٹی سخت سزا کا موجب گردانتا ہے یہ رجحان اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔اسلامی تعلیمات کے منافی اور خاندانی استحکام کو نقصان پہنچانے والا رویہ ہے۔[1]

مولانا مودودی لکھتے ہیں کہ درست اسلامی سوچ نہ ہونے کی بنا پر خاندان متاثر ہوتے ہیں :

The lack of Religious education ,this has led such estranagement of Muslims from the Muslim Marital law that even well-educated Muslims are not aware of the common issues involved in this law .[2]

قوامیت کا ناجائز استعمال: مرد کا بے جا رعب و دبدبہ بھی خاندان کے اندر دراڑیں ڈالنے کا سبب بنتا ہے۔

والّٰتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن فان اطعنکم فلاتبغواعلیھن سبیلاً [3]

"وہ عورتیں جن سے تم کو نافرمانی یا بغاوت کا اندیشہ ہو ان کو (پہلے) نصیحت کرو۔اور (اگر نہ مانیں تو) ان کو بستروں میں تنہا چھوڑ دو۔ اگر (پھر بھی وہ نہ مانیں تو) ان کو ہلکی جسمانی سزا دو۔ پھر اگر وہ تمہاری فرماں برداری کرنے لگیں تو ان پر ظلم کرنے کے راستے مت تلاش کرو۔"

بہت زیادہ سختی اور بے جا مار پیٹ سے منع کیا گیا ہے تاکہ گھریلو معاملات خراب نہ ہوں۔

عورت کے بدلتے ہوئے کردار کی بنا پر خاندانی رشتوں کی شکست و ریخت: گھر عورت کے دم سے آباد ہے، جب عورت نے گھر کی ذمہ داریوں سے فرار کی راہیں تلاش کی ہیں نہ صرف شوہر، بچے اس کا پورا خاندان ہی تباہ نہیں ہوا بلکہ انسانی رشتے بھی اس کے بھینٹ چڑھ گئے ہیں:

The Modren family has been greatly influenced by the increase of Education ,The rise of industrialized society,and modern invention ,Some of the changes in the Family have been for the

[1]: عصر حاضر کی اسلامی تحریکیں، ص ۴۲۵

[2]: The Laws of Marriage and divorce in islam, P:1

[3]: النساء: ۳۴،۴

better ,Other have not ,manufacturing ,farming ,and other industries take most men away from the home to work.[1]

تحریک آزادی نسواں نے عورتوں کو مظلوم قرار دیتے ہوئے خاندان کی ذمہ داریوں سے فرار کی راہ دکھائی ان عوامل کی بناپر اب بچوں کی پرورش اور تربیت کے ادارے تباہی کی طرف رواں دواں ہیں، بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں، نئی نسلیں ماں باپ کے بغیر پل رہی ہیں قدیم اجتماعیتوں اور خاندانوں کا نظام ختم ہورہاہے۔[۲]

عورت کی گھریلوذمہ داریوں سے لاپرواہی: خاندان کا استحکام عورت کے دم سے ہے کسب معاش کے نام پر جب عورت نے گھر کو چھوڑاتو شوہر اور بچے اس بیگانہ ہوگئے اس طرح وہ خود ہی تباہ نہیں ہوئی بلکہ انسانی رشتے بھی اس ملازمت کی بھینٹ چڑھ گئے–عورت کو نام نہاد آزادی کے نام پر باہر نکالا گیا سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف نے ایک کتاب :پروسٹرائیکا" لکھی ہے۔آج یہ کتاب ساری دنیا میں مشہور ہے اور شائع شدہ شکل میں موجود ہے اس کتاب میں گورباچوف نے عورتوں کے بارے میں(Status of Women)کے نام سے ایک باب قائم کیاہے اس میں صاف الفاظ میں لکھاہے کہ:

> " مغربی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے نکالا گیا اور اس کو باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فوائد حاصل کئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ توہوا ہے لیکن خاندانی نظام تباہی سے دوچار ہواہے۔"[۳]

زوجین کے انتخاب کامعیار: زوجین میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کے اخلاق وکردار سے متاثر ہوتا ہے اس لئے زوجین کے انتخاب میں دینداری اور تقویٰ کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے نبی ﷺ نے حسب نسب، مال وجمال اور دین میں سے دین کو ترجیح دینے کا حکم دیاہے۔[۴]

---

[1]: Corporation Chicago The world book encyclopedia Field Enterprises Educational 47،6/21987،

[۲]: ماہنامہ افکار معلم، تنظیم منزل، لاہور جولائی، ۲۰۰۷، ص ۱۸

[۳]: بحوالہ ماہنامہ محدث، جے بلاک ماڈل ٹاؤن، لاہور، نومبر ۲۰۰۴، ص ۵۴

[۴]: ابوداؤد، کتاب النکاح، باب مایومر بہ من تزویج ذات الدین، '(ح۲،۴۷)

بے جوڑ رشتے اور جھوٹ و دھوکے پر مبنی رشتے خاندانی نظام کے ٹوٹنے کا باعث ہیں، ڈاکٹر خالدہ ترین نے کہا کہ: اخلاق کردار اور اچھی شہرت کی بجائے دولت معیار بن گیا ہے جس کی وجہ سے مسائل کا سامنا ہے اور گھر ٹوٹنے لگے ہیں۔[1]

بعض لوگ اپنی بیٹیوں کا رشتہ اس طرح کر دیتے ہیں جیسے بھیڑ بکریاں فروخت کی جا رہی ہوں اب بکری لینے والے کی مرضی ہے اسے گھاس کھلائے یا ذبح کر دے۔ کتنے ہی بے رحم اور ظالم ہوتے ہیں وہ ماں باپ جو اپنی بیٹی کا رشتہ نالائق اور بد فطرت انسان کے ساتھ صرف مالی لالچ اور مفادات کی خاطر کر دیتے ہیں۔ پھر بیٹی کو دنیا میں ہی جہنم مل جاتی ہے۔[2]

دیگر اقوام کے ساتھ معاشرت کے اثرات: صدیوں سے ہندوؤں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے بھی ہمارا خاندانی اسلامی نظام جدا طرز پر تشکیل پا گیا ہے۔

> غیر اسلامی تمدن کی وجہ سے مسلمانوں کے خاندانی معاملات میں نہ صرف بہت سی ایسی رسوم اور واہمیات داخل ہو گئی ہیں جو نہ صرف اسلامی قانون ازدواج کے اصولوں اور اس کی روح کے منافی ہیں بلکہ سرے سے اسلامی تصور خاندان ہی محو ہو گیا ہے۔[3]

یکساں ذات پر زور: ایک مناسب رشتے کی تلاش کے وقت لوگ اکثر یکساں ذات کے شخص کو تلاش کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا تو شادی نہیں ہو پاتی یا ہو جائے تو میاں بیوی باہم غیر موزوں جوڑا ہوتے ہیں اور نتیجہ طلاق کی صورت میں نکلتا ہے۔

مادہ پرستی: شادی کرتے وقت پیسہ اور مال و دولت کو معیار بنایا جاتا ہے لڑکے والوں کی طرف سے بھی اور لڑکی والوں کی جانب سے بھی۔ دین اور مذہب کو کم ہی ترجیح دی جاتی ہے۔

بے جا توقعات: ازدواج کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ بے جا توقعات ہیں جو کبھی والدین اپنی اولاد سے وابستہ کر لیتے ہیں اور کبھی خود بچے اپنی متوقع بیوی یا شوہر کے بارے میں فرض کر لیتے ہیں اور پھر انہی مفروضات کی بناء پر اپنے بچوں کے لئے یا اپنے لئے شوہر یا بیوی تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں اپنی

---

[1]: روزنامہ جھنگ، لاہور ۱۳ اگست، ۲۰۰۱ء

[2]: ابو یاسر، شیخ، ہماری شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہیں، نعمانی کتب خانہ لاہور، ۲۰۰۶ء ص ۱۳

[3]: ابوالاعلیٰ مودودی، حقوق زوجین، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور، ۱۹۸۶، ص ۱۳

طرف سے مفروضات قائم کرنے کے بجائے دینِ اسلام کے مقرّر کردہ معیارات کو ہی ترجیح دینی چاہیے اور خوابوں کی دنیا میں زندہ رہنے کے بجائے زمینی حقائق اور معاشرتی اقدار کو مدِّ نظر رکھنا چاہیے۔

والدین اور سرپرستوں کی عدمِ توجہ: ازدواج کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ والدین اور سرپرستوں کی بچّوں کے جنسی بلوغ اور روحانی و جسمانی ضروریات سے چشم پوشی اور عدم توجہ ہے۔ اس چشم پوشی اور عدمِ توجہ کے اسباب چاہے کچھ بھی ہوں اس کے خطرناک نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

جہاں ہماری زندگیوں کے طور طریقے بدلے ہیں وہاں شادی جیسا مقدس بندھن بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا بدلتے حالات میں شادیاں تاخیر سے کرنے کا رواج ہو گیا ہے۔ [1]

غرور و تکبّر: ازدواج نہ ہونے کی ایک وجہ غرور و تکبّر بھی ہے ممکن ہے پورے کا پورا خاندان ہی اس مرض میں مبتلا ہو یا خود لڑکا یا لڑکی غرور و تکبّر کی شکار ہوتا ہے اسلام نے برابری اور کفایت کا معیار تقویٰ قرار دیا ہے۔

فانکحو ماطاب لکم من النساء [2]

معاشی مسائل: ایک اور مسئلہ جسے ازدواج کے سلسلے میں بہت اچھالا جاتا ہے وہ معاشی مسئلہ ہے۔ حضرت امام صادق کا ارشادِ مبارک ہے کہ جو غربت اور معاش کے خوف سے ازدواج نہ کرے وہ در حقیقت خدا سے ناامید ہو چکا ہے۔ ہمیں یہ یاد رہنا چاہیے کہ قرآن مجید نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ اگر کوئی فقیر ہو اور نکاح کرے تو خدا اسے اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔

دنیاوی زرق و برق:، بہت سارے خاندان دوسرے خاندانوں کی دیکھا دیکھی عقد کے لئے سخت ترین شرائط مقرّر کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ حق مہر اور جہیز تجویز کرتے ہیں۔ حالانکہ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ میری امت کی بہترین خواتین وہ ہیں کہ جن کی شکل و صورت زیبا اور مہر کم ہو اسی طرح ولیمے کے موقع پر غیر ضروری اخراجات اور غیر اسلامی رسومات پر بھی بے دریغ روپیہ پیسہ صرف کیا جاتا ہے۔

مغربی میڈیا کی یلغار: مغربی افکار کی ترویج کرنے والے رسائل و جرائد نیز فلموں اور ڈراموں کے ذریعے نوجوانوں کو غیر محسوس انداز میں حرام محبت کی لذت سے آشنا کیا جاتا ہے۔ نامحرموں کے ساتھ تعلقات کو جدید معاشرے کے لوازمات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

---

[1]: تاخیر سے شادی فیشن یا مجبوری، جنگ سنڈے میگزین، ۱۱ مئی ۲۰۰۸ء

[2]: النساء، ۴:۳

خاندانی نظام سے فرار کے نتائج سے عدم آگاہی: شادی شدہ زندگی میں انسان کے بہت سارے نفسیاتی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل کا حل پوشیدہ ہے۔اس سے نہ صرف انسانی زندگی کی مشکلات حل ہوتی ہیں بلکہ انسان کی اجتماعی و مخفی صلاحیتوں کو بھی نکھرنے کا موقع ملتا ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر قرآن و سنّت کی تعلیمات کی روشنی میں نکاح کو عام کیا جائے تو منشیات کا استعمال، گھٹیا ڈائجسٹوں کی اشاعت، والدین کی نافرمانی، ہمسائیوں کی ایذاءرسانی، گندی فلموں کی بھرمار اور جرائم کی شرح میں ناقابل یقین حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔

پاکستان اور عصر حاضر میں خاندانی نظام کی صورتحال:

۱. قرآن مجید نے والدین کو جن اسباب کی بنا پر یہ اعزاز بخشا ہے وہ اسباب اپنی جگہ پر قائم و دائم ہیں مگر مسلم والدین کی آنکھوں سے زمانہ کی چکا چوند نے انبیاء والے مشن کو اوجھل کر دیا ہے اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں بھی اولاد کی تربیت، تعلیم اور ترجیحات کا پورا نظام بدل گیا ہے۔ مسلمان بھی طلب دنیا کی دوڑ میں اپنی اولاد کو آگے رکھنے کے لئے وہی کچھ کر رہے ہیں جو باطل نظریات رکھنے والے کر رہے ہیں۔خاندانوں کے اندر تربیتی نظام کمزور پڑ گیا ہے۔

۲. نظام خاندان کو اس کے بیرونی خطرات سے بچانے کے ساتھ اسے اندرونی خطرات درپیش ہیں ان سے بھی بچایا جائے۔ان میں صحیح خطوط پر تربیت، اسلامی اقدار کی خود شناسی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید ذرائع ابلاغ اور مغربی تہذیب کی یلغار کا دفاع، مادہ پرستی سے نفرت، مشترک برہمنی خاندانی نظام سے تحفظ، جنسی خواہشات کی تکمیل کے لئے بروقت نکاح، سماجی رسم و رواج کی جکڑبندیوں سے آزادی اور حقوق و فرائض کی پرسوز تعلیم سے انحراف کی بنا پر خاندان عدم تحفظ کا شکار ہے۔

۳. خاندانی انتشار میں سب سے مہلک کردار ذرائع ابلاغ کا ہے جس کے ہر نشریہ میں چاہے وہ ڈرامہ ہو، فلم ہو یا اشتہار کوئی پروگرام ایسا نہیں ہوتا جو خاندانی اقدار پر تیشہ چلانے والا نہ ہو اس پر مستزاد انٹرنیٹ (سوشل میڈیا) کی تباہ کاریاں ہیں۔ذرائع ابلاغ کے مہلک اثرات کی وجہ سے کورٹ میرج، ناجائز دوستیاں، طلاق کی شرح میں اضافہ، خاندانوں کی ٹوٹ پھوٹ کا سامنا ہے۔

۴. خاندانی ادارے کے زوال کا سبب والدین کی سوچ، فکر اور ترجیحات میں تبدیلی بھی ایک اہم وجہ ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلام میں خاندان کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور اس میں خاندانی نظام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے دین اسلام فرد کی فکری تربیت کے حوالے سے اس حقیقت کو متعارف کراتا ہے کہ انسان معاشرت پسندی کے خمیر سے تخلیق کیا گیا۔ خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی یونٹ ہے جو مرد اور عورت کے درمیان رشتہ ازدواج سے وجود میں آتا ہے، معاشرے کی ترقی و نشو نما کا انحصار جہاں خاندان پر ہے وہاں معاشرے کی تنزلی و انتشار کا انحصار بھی اسی خاندان پر ہے، کیونکہ خاندان ہی معاشرے کی اساسی اکائی ہیں۔ اسی سے معاشرے وجود میں آتے ہیں۔ جس خاندان کی اکائی مضبوط اور مستحکم ہو گی اسی قدر معاشرہ اور ریاست مضبوط اور مستحکم ہوں گے۔ خاندان کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خاندان کی بقاء اور تحفظ کو شریعت کے بنیادی مقاصد میں شمار کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا ایک مکمل شعبہ جو مناکحات یا اسلام کے عائلی نظام سے موسوم ہے، اس مقصد کے لئے وجود میں لایا گیا- اسلام میں خاندان کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور اس میں خاندانی نظام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے دین اسلام فرد کی فکری تربیت کے حوالے سے اس حقیقت کو متعارف کراتا ہے کہ انسان معاشرت پسندی کے خمیر سے تخلیق کیا گیا۔ خاندان معاشرے کا سب سے اہم اور بنیادی یونٹ ہے جو مرد اور عورت کے درمیان رشتہ ازدواج سے وجود میں آتا ہے، "آپ ﷺ نے خاندان کو انتشار سے بچانے کے لئے اور اسے استحکام بخشنے کے لئے باہمی حقوق و فرائض کا ایک سلسلہ قائم کر دیا، جس پر عمل پیرا ہو کر انفرادیت پسندی، عدم اعتماد، پریشانی اور انتشار جیسے معاشرتی امراض کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے، اسلام فرد اور جماعت کے تعلق میں جس توازن و اعتدال کا علمبردار ہے اس کا تقاضا ہے کہ خاندان کی حیثیت ایک اجتماعی اکائی کے طور پر قائم رہے تا کہ اجتماعی تربیت کا ابتدائی مرکز وسیع تر اجتماعی شعور اور فلاح کے لئے موئثر کام کرے۔

مصادرومراجع

۱. ابن منظور ،جمال الدین اصمعی محمّد بن مکرم ابو الفضل ،الافریقی المصری ،لسان العرب ،بذیل ماده عول ،بیروت دار صار الطبعة السادسة ،۱۹۹۷ء

۲. الزبیدی ،حمد مرتضی ،تاج العروس ،دارالفکر ،بیروت ۱۹۹۴،۳/ ۱۳ ،موسوعة الفقیهه

۳. الدرر المختار شرح تنویر الابصار فی الفقه الحنفی مع حاشیه ابن عابدین ،دارالفکر ،بیروت ،الطبعة الثانیه، ۱۳۸۶ھ

۴. Universal Declaration of Human Right

۵. Oxford Advance learner Ditionary,oxford university press,1987

۶. ابو حیان محمّد بن یوسف بن علي بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسي ،البحر المحیط في التفسیر البحر المحیط في،دارلفکر البیروت ،۱٤۲۰ھ

۷. ***خالدرحمن، سلیم منصور، عورت خاندان اور ہمارا معاشرہ، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈی، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء***

۸. محمّد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: ۳۱۰ھ) جامع البیان في تأویل القرآن –ومؤسسة الرسالة الأولى، ۱۴۲۰ ھ – ۲۰۰۰

۹. ابن هشام :السیرة النبویه ،۴/ ۴۰-مطبعه مصطفیٰ البابی ،مصر

۱۰. المنجد،،دارالمشرق ،بیروت ،۱۹۷۵ء،

۱۱. البقاعی ،برهان الدین ابوالحسن ابراهیم بن عمر ،نظم الدررفی تناسب الآیات والسور ،المکتبه التجاریة ،لمصطفیٰ احمد باز ،مکة المکرمه ،۱۹۹۲ء

۱۲. القرطبی ،ابواعبدالله محمّد بن احمد ،الجامع لاحکام القرآن ،داراحیاء التراث العربی ،۱۹۸۵ء

۱۳. الدمیاطی ،المتبحر الرابح،فی چواب العمل الصالح ،مکتبه النه الحدیثیه ،مکة المکرمه ۱۹۸۶ء

۱۴. ***اصلاحی عبدالعظیم، صلہ رحمی اور خاندان کی شیرازہ بندی، ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ ۲۰۱۰ء***

۱۵. مسلم،الجامع الصحیح

۱۶. شبلی نعمانی ،سیرة النبی ﷺ،مکتبه تعمیر انسانیت ،لاهور ،۱۹۷۵ء

۱۷. ***افضل حسین، فن تعلیم وتربیت، مرکز جماعت اسلامی ہند، دہلی، ۱۹۶۳ء***

۱۸. ***احمد العسال، ڈاکٹر، اسلام کا خاندانی نظام، یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی، اسلام آباد***

۱۹. الجامع للترمذی ،ابواب البر والصله،باب فضل ازواج النبی ﷺ (ح ۳۸۹۵)

۲۰. ابن ماجه ،ابو عبدالله بن یزید القزوینی :سنن ابن ماجه ،دارلافکر ،بیروت

۲۱. الهیثمی ،نور الدین علیٰ بن ابی بکر :مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ،تصویر دارلکتاب العربی ،بیروت ،الطبعة الثالثه ۱۴۰۲ھ:۲/ ۱۷۸

۲۲. صحیح بخاری

۲۳. المستدرک للحاکم

۲۴. السنن لابی داؤد ،کتاب الاداب ،باب فی الحلم والاخاق النبیﷺ،(ح ۴۷۷۴)

۲۵. خالدعلوی،ڈاکٹر،انسان کامل،فیصل ناشران،لاہور۱۹۹۵ء،ص۵۱۵

۲۶. البخاری ،مُحَمَّد بن اسماعیل ،ابو عبداللہ ،الامام ،الجامع الصیحیح، الریاض :مکتبہ دارالسلام ،الطبیعة الثانیہ ،۱۹۹۹ء

۲۷. النسائی ،ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب ،اللامام ،سنن نسائی الصغریٰ ،کتاب النکاح ،باب کراھیة تزویج العقیم الریاض ،مکتبہ دارلسلام ،الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۹ء

۲۸. اسلام کامعاشرتی نظام،ص۸۷

۲۹. المسلم ،ابوالحسن ،مسلم بن الحجاج القشیری ،صحیح مسلم ،کتاب البرو اصلة ،باب فضل الاحسان ،الریاض مکتبہ دارالسلام ،الطیعة الثانی ۲۰۰۰ء

۳۰. جمعہ احمد خلیل،اولاد کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں،لاہور،بیت العلوم

۳۱. تقی عثمانی،خاندانی حقوق وفرائض،ادارہ تالیفات اشرفیہ،ملتان

۳۲. شاہ ولی اللہ،حجۃ اللہ البالغۃ،مرجم مولاناعبدالرحیم،الفیصل ناشران،لاہور۲۰۰۳ء

۳۳. جلال الدین عمری،سید،اسلام کاعائلی نظام،الفیصل ناشران کتب

۳۴. محمد عمر، مسلمان خاونداور مسلمان بیوی،معارف اسلامیہ،لاہور

۳۵. شادیاں کیوں ناکام ہوتی ہیں؟ماہنامہ بنات عائشہ کراچی،نومبر دسمبر،۲۰۰۸ء

۳۶. Islam,The west and the challenges of Modernity

۳۷. خلیلی منیراحمد،عصر حاضر کی اسلامی تحریکیں،حسن البناءاکیڈمی راولپنڈی،۲۰۰۴،ص۲۴۵

۳۸. عصر حاضر کی اسلامی تحریکیں،ص۴۲۵

۳۹. The Laws of Marriage and divorce in islam

۴۰. Corporation The world book encyclopedia Field Enterprises Educational 1987،Chicago

۴۱. ماہنامہ افکار معلم، تنظیم منزل،لاہور جولائی،۲۰۰۷

۴۲. بحوالہ ماہنامہ محدث،جے بلاک ماڈل ٹاؤن،لاہور،نومبر ۲۰۰۴

۴۳. روزنامہ جھنگ،لاہور۱۳اگست،۲۰۰۱ء

۴۴. ابویاسر،شیخ،ہماری شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہیں،نعمانی کتب خانہ لاہور،۲۰۰۶

۴۵. ابوالاعلیٰ مودودی،حقوق زوجین،اسلامک پبلیکیشنز،لاہور،۱۹۸۶

۴۶. تاخیر سے شادی فیشن یا مجبوری،جنگ سنڈے میگزین،۱۱مئی۲۰۰۸ء